CPL 61
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH:0092 4524 213029
منگل 22- اگست 2000ء - 21 جمادی الاول 1421 ہجری - 22 ظہور 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 190

بہتر کام کیلئے دعا

حضرت ابوبکرؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی امر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ۔

اے اللہ میرے لئے خیر مہیا فرما۔ اور میرے لئے بہتر امر انتخاب فرمادے

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث 3438)

اے خدا اپنا چہرہ دکھا۔ کب تک تیرا چہرہ نقاب میں رہے گا

میں نے روتے روتے سجدہ گاہ کو تر کر دیا ہے مگر کچھ دلوں میں خدا کا کچھ خوف نہیں ہے

میری روحانی اور جسمانی اولاد کو نیک بنا' شیطان سے دور رکھ اپنی پناہ میں رکھ رحمت ضرور رکھ

حضرت مسیح موعود کے عربی اور اردو منظوم دعائیہ کلام کا دلگداز تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اگست 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 18 اگست 2000ء - سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا ذکر جاری رکھا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور سات دیگر زبانوں عربی' انگلش' بنگالی' جرمن' فرنچ' انڈونیشین اور ترکی میں رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے عربی دعائیہ منظوم کلام کا ترجمہ پیش فرمایا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تو نے اپنے بندوں کو کہا کہ ہر میدان میں تو ان کے ساتھ ہوگا۔ ہر مقابلے میں تیری مدد کروں گا آج کون ہے جس پر اس طور سے اعجاز کے دروازے کھولے گئے اے میرے رب میری قوم' میرے بھائیوں کے بارے میں میری تضرعات کو سن۔ اے میرے رب ان کو صحرا سے نکال کر اپنی حدود میں لے آ۔ ہماری خطاؤں سے درگزر فرما۔ ہمیں بخش دے۔ ہمیں طاقت عطا فرما۔ ان کو ایسی آنکھیں عطا کر جو دیکھیں' ایسے کان عطا کر جو سنیں اور ایسے دل عطا کر جو سمجھیں۔ جو یہ کہتے ہیں اس سے درگزر فرما۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو جانتے نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ دعا عامۃ الناس کیلئے ہے۔ جو شر کے سربراہ ہیں ان کے لئے تو یہی دعا ہے کہ ان کو پارہ پارہ کردے ان کو پیس ڈال۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے اردو منظوم دعائیہ کلام کو آسان نثر میں بیان فرمایا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا اپنی قدرت دکھادے۔ حق و صداقت کی پرستش ختم ہوتی جارہی ہے۔ اے خدا اپنا چہرہ دکھلا کب تک تیرا چہرہ نقاب میں رہے گا۔ جلد آ میرے ساقی اب کچھ باقی نہیں رہا۔ اپنی ملاقات کا شربت پلا۔ یارب اس دین کی شان و شوکت دکھادے۔ سب جھوٹے دین مٹادے۔ یہی میری دعا ہے۔ اے خدا اپنا چہرہ دکھا کر غم سے نجات دے۔ کب تک ترسانے والے دن چلتے جائیں گے۔

دین حق کے غلبے کے لئے حضرت مسیح موعود نے دعا کی میں نے روتے روتے سجدہ گاہ کو تر کر دیا ہے۔ مگر کچھ دلوں کو خدا کا کچھ خوف نہیں۔ جو لوگ تیری طاقت نہیں جانتے ان کو اپنی شان دکھا۔ اپنے فضل کے ہاتھوں سے ہماری مدد فرما تا دین حق کی کشتی طوفان سے پار ہو جائے۔

اپنی جسمانی اور روحانی اولاد کے لئے دعا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا اے میری پرورش کرنے والے میری اولاد کو نیک نصیب بنا۔ سروری عطا فرما۔ شیطان سے دور رکھ اپنی پناہ میں رکھنا۔ رحمت ضرور رکھنا۔ تو ہر عیب سے پاک ہے جو مجھ کو دیکھ رہا ہے اور جسکی مجھ پر نظر ہے۔ اے کریم ورحیم تو انہیں نیک بنادے۔ عقل مند بنادے۔ ہدایت عطا فرمادے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دشمنوں کو رسوا کر دیا۔

حضرت اماں جان کی زبان سے دعائیہ کلام میں حضرت مسیح موعود نے عرض کیا۔ اے میرے پیارے میری اولاد کو اس طرح کردے کہ میں اپنی آنکھوں سے تیرا روشن چہرہ دیکھ لوں۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے دعاؤں کے بارے میں حضرت مسیح موعود کی اصولی تعلیم بیان فرمائی۔ دعا فنا کرنے والی چیز اور گداز کرنے والی آگ ہے رحمت کو کھینچنے والی مقناطیسی کشش ہے۔ یہ موت ہے مگر آخر کو زندگی عطا کرتی ہے۔ پورے صدق اور اخلاص سے دعا کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

○ تمام امراء اضلاع اور صدران جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی خدمت میں بغرض اطلاع عرض ہے کہ 10- اکتوبر تا 30- اکتوبر مرکز ربوہ میں قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد و تعلیم القرآن وقف عارضی کے زیر انتظام منعقد ہو رہی ہے۔ اس بیس روزہ کلاس میں اپنے حلقہ سے دو موزوں صحت مند' قابل اور محنتی افراد کا انتخاب کر کے مرکز میں بروقت بھجوائیں۔ اس کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کے لئے ناظرہ قرآن کریم جاننا بہت ضروری ہے۔ امراء کرام طلباء کے ہمراہ تصدیقی خط بھیجنا ہرگز نہ بھولیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد۔ تعلیم القرآن ووقف عارضی)

نمایاں کامیابی

○ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب انچارج خلافت لائبریری لکھتے ہیں خاکسار کے بھتیجے عزیزم منیب احمد طاہر زیروی ابن ڈاکٹر کریم اللہ زیروی فیرلان نیو جرسی۔ امریکہ نے امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے Cornell University Medical School سے M.D کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اس سے قبل عزیزم منیب نے اسی میڈیکل سکول سے مائیکروبیالوجی میں .Ph.D کی ڈگری حاصل کی تھی۔ اور پرنسٹن یونیورسٹی سے الیکٹریکل انجینئرنگ / کمپیوٹر سائنس میں B.Sc کی ڈگری حاصل کی تھی۔

خدا کے فضل سے عزیزم منیب نے ساری تعلیم Talent Scholarship حاصل کر کے مکمل کی ہے۔ اب عزیز منیب کو پنسلوانیہ کی یونیورسٹی میں Dermatology میں داخلہ ملا ہے۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ کامیابیاں عزیز کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مزید دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین۔

عزیزم ڈاکٹر منیب احمد طاہر زیروی محترم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی سابق نائب ناظم وقف جدید کا پوتا اور محترم حضرت ملک سیف الرحمان صاحب سابق مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نواسہ ہے۔

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوۂ حسنہ تھا کہ بعض دفعہ دعا کے ساتھ ساتھ دوا بھی تجویز فرماتے تھے

مختلف بیماریوں سے شفایابی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف دعاؤں کا تذکرہ

دعا کی قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے - کلام الٰہی میں مضطر سے مراد وہ ضرر یافتہ ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ کہ سزا کے طور پر

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 2 جون 2000ء بمطابق 2 احسان 1379 ہجری شمسی بمقام بیت السلام - برسلز - بیلجیئم

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ نمل کی آیت نمبر 63 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے۔ اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

یہ عجیب تصرف ہے کہ دو تین دن پہلے لندن میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ایک دوست کا خط پیش کیا جس میں انہوں نے بڑے زور سے استدعا کی تھی کہ بیماریوں سے شفا پانے سے متعلق بھی تو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کریں، آپؐ کی دعائیں بیان کریں کیونکہ ہر جگہ لوگوں کو بیماریوں کا سامنا رہتا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ان الفاظ میں دعا کریں جن الفاظ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنوں کی بیماریوں کے لئے شفا کی دعا کیا کرتے تھے اور غیروں کی بیماریوں کی شفا کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ اس خطبہ کے لئے میں نے پہلے ہی انہیں دعاؤں کا انتخاب کر رکھا تھا جو بیماریوں سے شفا کے متعلق ہیں۔

سو پہلی دعا جو لی گئی ہے وہ مسلم کتاب السلام باب الطب والمرضیٰ والرقی سے لی گئی ہے۔ یاد رکھیں ہر موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہمیشہ ایک نہیں ہوا کرتی تھیں بلکہ مختلف الفاظ میں آپؐ دعا کیا کرتے تھے اس لئے ان سب دعاؤں کو میں نے یکجا کر دیا ہے اور آپ سب پر منحصر ہے کہ جس دعا سے زیادہ متاثر ہوں اس دعا کو اختیار کریں۔ مگر حسب موقعہ مختلف دعائیں استعمال ہو سکتی ہیں اور انسان کا دل خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس موقعہ کے لئے مجھے کس دعا کی ضرورت ہے۔

پہلی دعا مسلم کتاب السلام باب الطب سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے جواب دیا: ہاں میں بیمار ہوں۔ اس پر حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ دعا کی: "اللہ تعالیٰ کا نام لے کر میں آپؐ پر دم کرتا ہوں۔ وہ آپؐ کو ہر ایسی بات سے محفوظ رکھے جو نقصان دہ ہے۔ ہر ایک چیز سے بچائے جو دکھ دے سکتی ہے۔ وہ ہر برے شخص کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی بد نظری سے آپ کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر میں آپ پر دم کرتا ہوں۔"

شفا کے لئے دوسری دعائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں ان میں ایک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے جو ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو اس کے لئے دعا کرتے: "اے تمام لوگوں کے رب اس کی بیماری دور فرما اور اسے شفا عطا کر کیونکہ شفا عطا کرنے والا تو ہی ہے۔

اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما۔ اے تمام لوگوں کے رب! اس کی بیماری دور فرما اور اسے شفا عطا کر کیونکہ شفا عطا کرنے والا تو ہی ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ہے۔ ایسی شفا عطا کر کہ کچھ بھی بیماری باقی نہ رہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الطب باب ما تعوذ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ایک حدیث ابن ماجہ سے لی گئی ہے جس میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بخار جہنم کی لپیٹ سے ہے۔ یعنی ایک قسم کی جہنم ہے آگ سی لگ جاتی ہے بدن کو اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ آپؐ عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے کی تیمار داری کو گئے اور دعا کی کہ اے اللہ! جو لوگوں کا رب ہے اور لوگوں کا معبود ہے اس تکلیف کو دور فرما دے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الطب باب الحمٰی من فیح جہنم فابردوھا بالماء)

یاد رکھیں آج کل بھی، اس ترقی کے زمانہ میں بھی بعض دفعہ بہت تیز بخاروں سے نپٹنے کے لئے ان کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کا طریق ڈاکٹر اختیار کرتے ہیں اور بعض اوقات تو ٹھنڈا پانی ان پر انڈیلا بھی جاتا ہے لیکن جس بخار کا اترنا مقدر نہ ہو وہ باوجود اس کے خواہ ان پر ٹھنڈے پانی کی مشکیں انڈیل دے وہ اترتا نہیں۔ ہم نے خود دیکھا ہے بعض ایسے مریضوں کو جن کے اوپر ڈاکٹر نہایت ٹھنڈا پانی بار بار انڈیلنے کی نصیحت کرتے تھے لیکن ایک ذرہ بھی اس بخار کو فرق نہیں پڑا۔ پس اصل تو دعا ہی ہے جو بخاروں کو ٹھنڈا کر سکتی ہے۔

ایک اور حدیث سنن ابی داؤد کتاب الطب باب کیف الرقی میں درج ہے۔ حضرت

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا جس کا بھائی بیمار ہو اسے چاہئے کہ یہ دعا کرے: "اے ہمارے رب اللہ جو آسمان میں ہے تیرے نام کی تقدیس ہو' تیرا حکم زمین و آسمان پر جاری ہے۔ جیسا کہ تیری رحمت آسمان پر ہے اسی طرح اپنی رحمت زمین پر بھی نازل فرما۔ ہمیں ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں معاف فرما۔ تُو تو طیب لوگوں کا رب ہے' اپنی رحمت میں سے رحمت نازل فرما اور اپنی شفا میں سے اس درد کو شفا عطا کر۔" اگر اسی طرح الحاح اور گریہ وزاری سے کوئی دعا کرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ دم نہ کروں جو میرے پاس جبرئیل لے کر آئے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان' کیوں نہیں۔ اس پر آپؐ نے ان الفاظ میں دم کیا "اللہ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں۔ اللہ تجھے ان تمام بیماریوں سے جو تجھے ہیں شفا دے اور گرہیں باندھ کر پھونکیں مارنے والیوں کے شر اور ہر حاسد کے شر سے جب وہ حسد سے کام لے تجھے محفوظ رکھے۔" آپ نے یہ دم تین دفعہ کیا۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الطب باب تعوذ بہ النبی ﷺ)

ایک روایت بخاری کتاب الطب سے لی گئی ہے۔ حضرت عبدالعزیزؒ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ثابت حضرت انس بن مالکؓ کے پاس گئے۔ ثابت نے کہا اے ابو حمزہ میں بیمار ہو گیا ہوں۔ اس پر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا میں تم کو وہ دم نہ کروں جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے؟ ثابتؒ نے کہا کیوں نہیں؟ اس پر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا "اے اللہ جو لوگوں کا رب ہے تکالیف کو دور کرنے والا ہے تو شفا عطا فرما کیونکہ شفاء دینے والا تو ہی ہے' تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا عطا کر جو بیماری کا نام و نشان تک نہ چھوڑے۔"

(صحیح بخاری کتاب الطب۔ باب رقیۃ النبی ﷺ)

ایک حدیث ابن ماجہ میں عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں درد کی ایسی حالت میں گیا جس کی وجہ سے مجھے ڈر تھا کہ وہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ اس پر مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جہاں تکلیف ہے وہاں اپنا دایاں ہاتھ رکھو اور سات مرتبہ یہ دعا کرو "اللہ کے نام سے میں اللہ کی عزت و قدرت کا واسطہ دے کر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو میں محسوس کرتا ہوں اور جس کا مجھے ڈر ہے۔" میں نے سات دفعہ یہ دعا پڑھی اس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مکمل شفا عطا فرما دی۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الطب باب ما تعوذ بہ النبی ﷺ)

یہاں احباب کو یہ بات خاص طور پر نوٹ کرنی چاہئے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دعاؤں کے بعد دواؤں کی ضرورت نہیں رہتی۔ دعا اپنی جگہ ہے اور دوا اپنی جگہ ہے دونوں خدا ہی کی پیدا کردہ ہیں کوئی دعا کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ اب مجھے کسی دوا کی ضرورت نہیں یہ ایک تکبر ہے کیونکہ نظام دعا بھی خدا ہی کا ہے اور نظام دوا بھی خدا ہی کا ہے اور ان میں سے کسی ایک سے اعتناء کی اجازت نہیں۔ یہی طریق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا تھا کہ دعا بھی کرتے تھے اور ساتھ ہی دوا بھی بتاتے تھے اور بہت سی دوائیں آپ کی طرف منسوب ہیں جو آپ نے مختلف بیماروں کو دیں۔ حضرت مسیح موعود (۔) بھی ہمیشہ بڑی پابندی کے ساتھ دعا کے ساتھ ضرور دوا دیا کرتے تھے۔ ہاں بعض دفعہ آپ کی دعا کی قبولیت کی خبر اسی وقت مل جاتی تھی اس وقت آپ پسند نہیں کرتے تھے کہ بیمار دوا پر اصرار کرے لیکن بعض لوگ ایسا بھی کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود (۔) نے ان کو بار بار سمجھایا کہ میں نے دعا کر دی ہے آپ واپس جائیں انہوں نے پھر بھی کہا ہمیں کچھ دوا بھی دیں۔ اس پر حضور نے بہ کراہت ایک دوا بھی ان کو دے دی مگر آپ کو اس سے پہلے خدا کی طرف سے علم دیا جا چکا تھا کہ یہ بیمار لازماً اچھا ہو جائے گا۔ اسی لئے ہم بھی بڑی پابندی کے ساتھ دوائیں تجویز کرتے ہیں۔ جن جن لوگوں کا بھی مجھے دعا کے لئے خط موصول ہوتا ہے میں جہاں تک مجھ میں توفیق ہو میں ان کو دوا بھی تجویز کر دیتا ہوں یا ان کے خطوط ہمارے جو ماہرین ہیں ہومیو پیتھک کے ان کو بھیج دیتا ہوں کہ وہ غور سے پڑھ کر ان کو مناسب دوا بھی بھیجیں۔ ہاں اگر کبھی دوا مہیا ہی نہ ہو' ناممکن ہو کہ کوئی دوا حاصل یا استعمال کی جا سکے تو پھر لازماً خدا تعالیٰ بعض دعاؤں میں بھی اتنی برکت رکھ دیتا ہے کہ بغیر کسی دوا کے آناً فاناً مرض دور ہو جاتا ہے۔

اس کا ایک ذاتی تجربہ بھی ایک دفعہ پشاور میں ہوا تھا۔ وہاں اس زمانہ میں غیر احمدی دوستوں کو بلانے کی کھلی اجازت تھی اور بڑی کثرت سے لوگ (بیت الذکر) میں حاضر ہوتے تھے تاکہ ان کو سوال و جواب کا موقع دیا جائے۔ اچانک مجھے اتنی شدید سر درد شروع ہوئی کہ جس کے ساتھ جس طرح میگرین میں الٹی بھی آتی ہے شدید قے کا رجحان تھا اور کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اب میں اس طرح کیسے ان کے سامنے کھڑا ہوں گا۔ اگر خدانخواستہ مجھے الٹی آ گئی تو وہ سارے کہیں گے کہ دیکھو یہ جھوٹا تھا اس لئے خدا نے اس کو ہمارے سامنے ذلیل کر دیا۔ یہی فکر مجھے دامنگیر تھی جب میں سجدہ میں گیا اور اس وقت میں نے خدا سے دعا کی کہ اے اللہ مجھے شماتت اعداء سے بچا' میں تو صرف تیرا ایک عاجز بندہ ہوں' تیری خاطر ہی یہاں آیا ہوں اس لئے تو اپنے فضل سے اس بلاء کو ٹال دے۔ سجدہ میں دعا کرتا رہا اور اس بات کو بھول ہی گیا کہ مجھے کوئی بیماری بھی تھی۔ جب سجدہ سے سر اٹھایا تو بیماری کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ ایسی شفا ہوئی تھی کہ میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ تو میں آپ کو خدا کی قسم کھا کر اپنے ذاتی تجربہ پر یہ بتاتا ہوں کہ جب دوا مہیا نہ ہو سکے اور ناممکن ہو کہ کوئی دوا استعمال کی جا سکے تو بھرپور توکل کے ساتھ دعا کریں۔ اگر اضطرار اور گریہ وزاری کے ساتھ دعا کریں گے تو عجب نہیں کہ خدا اس کو قبول فرمالے۔

ایک حدیث ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بخار کے لئے' تمام قسم کے دردوں کے لئے یہ دعا سکھایا کرتے تھے کہ مریض یہ دعا کرے کہ اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے اس اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے ہر جوش مارنے والی آگ سے اور آگ کی تپش کے شر سے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الطب باب ما تعوذ بہ من الحمیٰ)

ایک حدیث ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو بچھو نے ڈنک مارا اور وہ اس رات سو نہ سکا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ فلاں شخص کو بچھو نے ڈنک مارا تھا اور وہ ساری رات سو نہ سکا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کاش کہ وہ شام کے وقت یہ دعا کر لیتا کہ میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعہ سے اس کی پیدا کردہ مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو اسے بچھو کا ڈنک مارنا کچھ بھی تکلیف نہ دیتا' یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الطب باب رقیۃ الحیۃ والعقرب)

اب یہ بھی ایک ایسا موقع ہے جہاں بچھو کے کاٹے کی کوئی دوا معلوم نہیں تھی اور لازماً یہ دعا اگر گریہ وزاری ' اخلاص اور الحاح کے ساتھ کی جاتی تو ضرور فائدہ پہنچاتی لیکن ہم نے اپنے تجربہ سے دیکھا ہے کہ دعا کے علاوہ دوا دینا جہاں ممکن ہو وہاں ضرور دینی چاہئے۔

ہمارے ایک ہندونو (احمدی مربی) درانی صاحب بچھو کے کاٹے اور سانپ کے کاٹے کے لئے ایک دوا میں جو ہومیو پیتھک کی دوا تھی ' سارے تھر کے علاقہ میں مشہور ہو گئے تھے۔ وہ دوا جو دیتے تھے چند منٹ میں ہی بچھو کے کاٹے کی تکلیف جو بہت شدید ہوتی ہے آناً فاناً غائب ہو جایا کرتی تھی لیکن میں نے ہی ان کی وقف جدید میں تربیت کی تھی ' طبی تربیت بھی اور روحانی تربیت بھی ان کو سمجھایا ہوا تھا کہ دعا کے ساتھ یہ کرنا ہے بغیر دعا کے اللہ کا حکم نہ ہو تو کوئی دوا کام نہیں کرے گی۔

ایک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دلچسپ حدیث ہے جو حضرت ابو بکر اور حضرت بلال رضوان اللہ علیہم کی دعا سے تعلق رکھتی ہے اور شفا سے تعلق رکھتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ' یہ حدیث صحیح بخاری کتاب المرضیٰ میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا۔ میں ان دونوں کے پاس عیادت کے لئے گئی۔ میں نے پوچھا: "ابا آپ کا کیا حال ہے اور اے بلال تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو۔" وہ کہتی ہیں جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بخار ہوتا تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

ہر شخص اپنے گھر والوں میں خوشی خوشی صبح کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ موت اس کے جوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتی ہیں کہ وہ جب بخار اتر جاتا تو یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

کہ کاش کہ میں ایک رات پھر اپنی وادی میں گزاروں جہاں میرے ارد گرد اذخر اور جلیل گھاس ہو۔ غالباً یہ وہ دعا ہے جب بخار ہوتا تھا تو یہ شعر پڑھا کرتے تھے کہ کاش میں ایک رات پھر اپنی وادی میں گزاروں جہاں میرے ارد گرد اذخر اور جلیل گھاس ہو۔ کیا میں مجنہ چشمہ کے پانی پر پھر کبھی وارد ہو سکوں گا اور کیا شامہ اور طفیل پہاڑ کبھی دیکھ پاؤں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو ان دونوں کی صورت حال کے متعلق اطلاع کی۔ آپؐ نے دعا کی "اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ" کہ اے اللہ ہمارے لئے مدینہ اسی طرح پیارا کر دے جیسا کہ ہمیں مکہ پیارا ہے۔ دراصل مدینہ میں ملیریا کی وبا بہت عام تھی کیونکہ وہ پانی والا علاقہ تھا اور کثرت سے بڑے مضر مچھر وہاں پیدا ہوتے تھے اور مکہ چونکہ خشک علاقہ تھا وہاں کوئی مچھر نہیں تھا تو آنحضور ﷺ نے اس وقت یہ دعا کی کہ اے اللہ اس کی آب و ہوا کو صحت مند بنا دے اور ہمارے لئے اس کے مد اور صاع کے پیمانوں میں برکت رکھ دے۔ اور اس کے بخار کو یہاں سے جحفہ کی طرف منتقل فرما دے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شفاء کے لئے ایک دعا۔ حضرت عائشہ بنت سعد اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے والد نے بتایا کہ میں مکہ میں سخت بیمار ہو گیا اور نبی کریم ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے۔ پھر بیماریاں تو صرف ملیریا ہی نہیں اور بھی بہت قسم کی ہوتی ہیں۔ خشکی کی الگ بیماریاں ہوتی ہیں ' پانی والے علاقہ کی الگ۔ تو ایک دفعہ وہ کہتے ہیں میں سخت بیمار ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے۔ میں نے عرض کی کہ: "اے اللہ کے نبیؐ میں کافی مال چھوڑ رہا ہوں اور میری صرف ایک بیٹی وارث ہے۔"

اب یہ جو بیٹیوں کی وراثت کا مسئلہ ہے اس پر بھی اہل فقہ اس حدیث پر غور کریں کیونکہ ان کا عمومی فتویٰ اس حدیث کے فتویٰ کے بالکل خلاف جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں "میں نے عرض کیا میری ایک بیٹی ہے۔" وہ سمجھتے تھے کہ موت کا وقت اب قریب آ چکا ہے اس لئے اب مجھے وصیت ضرور کرنی چاہئے۔ "پس میں اپنے مال کے 2/3 حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور 1/3 اس کے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔" فرمایا "نہیں۔" "میں نے عرض کی پھر میں نصف کی وصیت کر دیتا ہوں اور نصف اس کے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔" فرمایا: "نہیں۔" "میں نے عرض کی پھر میں 1/3 کی وصیت کرتا ہوں اور 2/3 اس کے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔" اب 1/3 دین کو دینا اور باقی سارا مال اس بیٹی کو دینا یہ مراد ہے اس سے۔ 1/3 کی وصیت کر دیتا ہوں جیسا کہ ہمارے نظام وصیت میں بھی 1/3 سے زیادہ خدمت دین میں پیش کرنے کے لئے وصیت نہیں کرنی چاہئے۔ اور 2/3 اس کے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "1/3 ٹھیک ہے۔ اور 1/3 بھی زیادہ ہے۔" اگر زیادہ اس کے لئے چھوڑ دو تو اور بھی بہتر ہے۔

پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا اور پھر میرے چہرہ اور پیٹ پر اپنا دست مبارک پھیر کر دعا کی اے اللہ! سعد کو صحت دے اور اس کی ہجرت کو پورا فرما۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں اب تک اپنے جگر میں آپؐ کے دست شفقت کی ٹھنڈک محسوس کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب المرضیٰ باب وضع الید علی المریض)

ایک حدیث سنن ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور ﷺ میرے پاس آئے جبکہ میں درد میں مبتلا تھا جو مجھے ہلاک کئے جا رہا تھا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اپنا دایاں ہاتھ سات بار پھیرو یعنی مقام ماؤف پر سات بار پھیرو اور یہ دعا کرو "میں اللہ کی عزت اور عظمت اور قدرت اور غلبہ کی پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جس میں میں مبتلا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے میری ساری تکلیف دور فرما دی۔ تب سے لے کر میں اپنے اہل و عیال اور دوسروں کو بھی اسی دعا کی نصیحت کرتا چلا آ رہا ہوں۔

اب دیکھیں مختلف لوگوں نے مختلف دعائیں سنی تھیں اور جب ان کو اپنے حال پر کام کرتے ہوئے دیکھا تو اسی کی نصیحت آگے کرنے لگ گئے۔ یہ رواج انسانی فطرت کا حصہ ہے۔ آج کل بھی کوئی شخص کسی دوا سے شفا پا جائے تو قطع نظر اس کے کہ وہ دوا کسی دوسرے پر اطلاق بھی پائے گی کہ نہیں ہر ایک مریض کو اسی دوا کی نصیحت کرتا ہے۔ تو یہ عام رسم ہے لیکن اس زمانہ میں جو آنحضرت ﷺ کی دعا سے شفا پاتا تھا وہ رسماً نہیں بلکہ ایک پاک سنت کے طور پر اس دعا کو اپنے ساتھیوں کو اور عزیزوں کے سامنے بیان کیا کرتا تھا۔

ایک روایت بخاری کتاب الجنائز سے لی گئی ہے عن انس رضی اللہ تعالیٰ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا آنحضرت ﷺ کا خادم تھا ' وہ بیمار ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اسلام قبول کرنے کے لئے کہا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خبر ہو گئی تھی کہ یہ مرض الموت ہے اور اس جسمانی مرض سے اس کے شفا پانے کا کوئی موقع نہیں رہا۔ اس وقت آپ کی روحانی شفاء کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ اور آپؐ نے پسند فرمایا کہ یہ بچہ مرنے سے پہلے مسلمان ہو چکا ہو۔ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور اسلام قبول

کرنے کے لئے کہا۔ لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے کہا ابو القاسم کی اطاعت کرو۔ یعنی معلوم ہوتا ہے دل سے یہودی آنحضرت ﷺ کی صداقت کے قائل تھے یا بہت سے یہودی آپ کی صداقت کے قائل تھے۔ ظاہراً اگرچہ انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ چنانچہ اس پر اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضور ﷺ وہاں سے یہ کہتے ہوئے واپس آئے کہ سب تعریفیں اس اللہ جل شانہ کے لئے ہیں جس نے اس کو آگ سے بچا لیا۔

ایک حدیث مسلم کتاب الجنائز میں حضرت یحییٰ بن عمارہ ؓ سے مروی ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کو لا الہ الا اللہ سکھایا کرو۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ مردوں کو کیسے لا الہ الا اللہ سکھائیں گے۔ مراد اس سے یہی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے آنحضرت ﷺ نے اس یہودی بچے کی روح کی فکر کی تھی ایسے موقع پر جو مریض مردہ ہی کی طرح ہو چکا ہو اور اس کا مرنا یقینی ہو چکا ہو اس وقت اس کو سب سے بڑی نصیحت لا الہ الا اللہ کی کرنی چاہئے اور یہی نصیحت اس کو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچا سکتی ہے۔

ایک روایت ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو سلمہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی پر مصیبت آئے تو وہ انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے۔ اور دعا مانگے کہ اے اللہ میں تیرے حضور اپنی مصیبت کو پیش کرتا ہوں تو مجھے اس کا اجر دے اور اس کے بدلہ میں مجھے خیر عطا کر۔ پس جب ابو سلمہ ؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے دعا کی "اے میرے اللہ! میرے اہل کو میرے بدلہ میں اچھا مقام عطا کرنا۔" جب ان کی وفات ہو گئی تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ کر یہ دعا کی کہ میں اپنی مصیبت تیرے ہی حضور پیش کرتی ہوں تو مجھے اس کا بہتر اجر دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس گریہ وزاری کے ساتھ کی ہوئی دعا کو قبول فرماتے ہوئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک بہت بہتر اجر اس طرح عطا فرمایا کہ ان کی شادی آنحضرت ﷺ سے ہو گئی۔ اس سے میں استنباط کرتا ہوں کہ حضرت ابو سلمہ کا بہت بڑا مقام تھا کیونکہ بہتر اجر کسی اور صحابی سے شادی کی صورت میں نہیں ہوا بلکہ آنحضرت ﷺ سے شادی کی صورت میں عطا ہوا۔

ایک حدیث سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز سے لی گئی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر جب ابو سلمہ ؓ فوت ہوئے تو میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو سلمہ ؓ فوت ہو گئے ہیں۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ یہ دعا پڑھو کہ اے اللہ اس کی مغفرت فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کا نعم البدل حضرت رسول کریم ﷺ کی صورت میں عطا فرمایا۔

اب جنازوں پر پڑھنے کے لئے جو مختلف دعائیں ہیں ان کا ذکر چلتا ہے۔ بچہ کے لئے دعائے جنازہ۔ بخاری کتاب الجنائز میں حسن بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ بچے کی نماز جنازہ پر سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اور یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ! اس بچہ کو ہمارا پیشرو اور اجر و ثواب کا موجب بنا دے۔" یعنی یہ پہلے آگے جا رہا ہے اس کو ہر قسم کا اجر عطا فرما۔

دعائے جنازہ بھی مختلف موقعوں پر مختلف طریق پر ادا کی گئی ہے اور اس وقت جو جماعت میں رائج طریق ہے یہ مختلف احادیث اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی مختلف دعاؤں سے اخذ کرتے ہوئے ایک طریق پر نماز جنازہ اخذ کر لیا گیا ہے اور مجھے پورا اطمینان ہے کہ یہی وہ طریق تھا جو سب قسم کے جنازوں پر شہداء پر اور غیر شہداء پر حاضر پر اور غائب پر برابر اطلاق پاتا ہے۔

نمبر ایک دعائے جنازہ۔ مسند احمد بن حنبل میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی کی نماز جنازہ پڑھاتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ! ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں کو، ہمارے حاضر اور ہمارے غیر حاضر کو، ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کو، ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو معاف فرما دے۔ اے اللہ! ہم میں سے تو جس کو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے جسے تو موت دے اسے ایمان پر قائم ہونے کے لئے موت دینا۔"

(مسند احمد بن حنبل - باقی مسند المکثرین من الصحابۃ)

یہ وہ دعا ہے جو تیسری تکبیر کے بعد مانگی جاتی ہے اور حضور ﷺ کے الفاظ ہی میں۔ اس میں ترمذی کی روایت میں ایک اور دعا کا اضافی ذکر ہے جس کو ہم اسی طرح آنحضرت ﷺ کی اس دعا کے ساتھ آخر پر پڑھتے ہیں۔ وہ یہ ہے اللھم لا تحرمنا اجرہ و لا تفتنا بعدہ کہ اے اللہ! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں نہ ڈالنا۔

ایک اور دعائے جنازہ جو مسند احمد بن حنبل سے ماخوذ ہے وہ یہ ہے کہ علی بن شماخ نے مجھے بتایا کہ میں نے مروان کو دیکھا کہ اس نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو جنازہ کس طرح ادا کرتے ہوئے سنا۔ اس پر ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا "اے اللہ! تو ہی اس مرنے والی جان کا رب ہے اور تو نے ہی اسے پیدا کیا تھا اور تو نے ہی اسے اسلام قبول کرنے کی ہدایت دی تھی اور تو نے ہی اس کی روح قبض کی ہے اور تو ہی اس کے باطن اور ظاہر کو جانتا ہے۔ ہم اس کی شفاعت کرتے ہوئے حاضر ہوئے ہیں، پس تو اس کو بخش دے۔

(مسند احمد بن حنبل - باقی مسند المکثرین من الصحابۃ)

یہاں شفاعت سے مراد وہ خاص شفاعت نہیں جو اللہ کے اذن کے بغیر کسی کو کرنے کا حق نہیں۔ یہاں لفظ شفاعت دعا کے معنے میں استعمال ہوا ہے اور اس میں غالباً دعا سے زیادہ زور پایا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث عوف بن مالک سے سنن الترمذی میں مروی ہے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جنازہ پر دعا پڑھتے ہوئے سنا جو مجھے سمجھ آئی آپ کے الفاظ تھے اللھم اغفرلہ وارحمہ واغسلہ بالبرد واغسلہ کما یغسل الثوب۔ اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے اولوں سے غسل دے اور اسے اس طرح دھو ڈال جس طرح کپڑا دھویا جاتا ہے۔

(سنن ترمذی - کتاب الجنائز باب مایقول فی الصلاۃ علی المیت) پس یہ دعا بھی دوسری مسنون دعاؤں کے علاوہ ہے۔ یہ بھی جس کو یاد ہو وہ بے شک پڑھے اور یہ بھی حضور اکرم ﷺ کی ہی ایک دعا تھی۔

ایک مسلم کتاب الجنائز سے حدیث لی گئی ہے جس میں حضرت عوف بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی آپ نے جو دعا مانگی وہ میں نے یاد کر لی۔ آپ نے دعا کی: "اے ہمارے خدا! تو اس کو بخش دے، اس پر رحم کر،

اس کو عافیت دے اور اس کو معاف کر۔" اس کو عافیت دے
۔عافه سے مراد صرف یہ ہے کہ اس سے در گزر فرما، بخش دے، اس پر رحم کر، اس کو عافیت دے اور اس کو معاف کر۔ اس کی جگہ یعنی اس کا مقام عمدہ اور قابل عزت بنا، اس کی قبر وسیع کر، اس کو پانی اور برف اور اولوں سے غسل دے، اس کو گناہوں اور غلطیوں سے ایسا پاک کر جیسے میلا کپڑا دھونے کے بعد تو پاک صاف فرما دیتا ہے۔

اب یہاں مردے کو پانی اور برف سے غسل دینا ہر گز مراد نہیں۔ مراد یہ ہے کہ اس کی روح کو پاک وصاف کر دے۔ "اس کو اس (دنیاوی) گھر کے بدلہ زیادہ بہتر گھر دے۔ اس دنیا کے اہل سے زیادہ بہتر اہل عطا فرما اور دنیا کے ساتھی سے بہتر ساتھی بخش اور اس کو جنت میں داخل کر۔ اسے قبر اور آگ کے عذاب سے بچا۔" آپ کی یہ دعا اتنی پر اثر تھی کہ میں نے، وہ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے آرزو کی کہ اے کاش یہ مرنے والا میں ہوتا۔

اس میں ایک بات خاص طور پر توجہ کے لائق یہ ہے کہ یہ جو دعا سکھائی گئی ہے کہ میرے اس دنیا کے ساتھی کے بدلے بہتر ساتھی عطا فرما۔ یہ مراد نہیں کہ انسان اپنی بیوی اپنے خاوند کے لئے اور خاوند اپنی بیوی کے لئے دعا کرے کہ آخر میں ہمارا ساتھ نہ کر بلکہ ان سے بہتر ساتھی عطا فرما۔ بلکہ اس میں گہرا نکتہ یہ ہے کہ ہمارے ساتھی کو اس سے بہت بہتر بنا کے ہمیں عطا کر جیسا یہ اس دنیا میں ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو اس کے سارے نقائص دور فرما دے اور ایک نئے وجود کے طور پر گویا وہ قیامت کے دن ہمیں عطا ہو۔ اس کو جنت میں داخل کر، اسے قبر اور آگ کے عذاب سے بچا۔ یہ وہ دعا تھی جو راوی کہتے ہیں اتنی مؤثر تھی کہ میرے دل سے آرزو اٹھی اے کاش یہ مرنے والا جس کے لئے حضورؐ نے یہ دعا کی ہے، میں ہوتا۔

ایک حدیث مسند احمد بن حنبل سے اخذ کی گئی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب اپنے مردوں کو قبر میں اتارو تو یہ پڑھا کرو: "اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر" یعنی رسول اللہ ﷺ کی ملت پر ایک دعائیہ کلمہ ہے کہ اے خدا! ہم اس کو اس حال میں اتار رہے ہیں کہ اللہ کا نام لے کر اتارتے ہیں اور اس امید سے کہ تو اسے آنحضرت ﷺ کی ملت میں سے شمار فرما۔

ایک دعا سنن ابی داؤد کتاب الجنائز میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے یعنی دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے اپنے بھائی کے لئے بخشش مانگو اور اس کی ثابت قدمی کے لئے دعا کرو کیونکہ اب اس سے سوال و جواب شروع ہونے والا ہے۔ اب اس کے عمل کا دور گزر گیا اب جو بقیہ دور ہے اس میں اس کے لئے اب صرف سوال جواب رہ گیا ہے۔

ایک دعا جو حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ قبرستان میں داخل ہوتے وقت مانگا کرتے تھے وہ اہل قبور کو مخاطب کرتے ہوئے مانگا کرتے تھے۔ مگر یہ مراد نہیں کہ ان سے مانگتے تھے بلکہ ان کے لئے مانگتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کی کچھ قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف منہ کر کے کہا: "اے قبروں والو! تم پر سلامتی ہو۔ السلام علیکم یا اهل القبور۔ اللہ ہمیں بھی بخشے اور تمہیں بھی۔ تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے چلے آتے ہیں۔

(ترمذی کتاب الجنائز)۔ تم پہلے خدا کی آواز پر لبیک کہہ چکے ہو، اس کے حضور حاضر ہو چکے ہو۔ ہم بھی اپنے خدا کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

ایک حدیث حضرت بریدہؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو سکھایا کہ ان میں سے جب کوئی قبرستان میں جائے تو السلام علیکم ضرور کہے۔

تو اس کو تو بہت پکی عادت بنانا چاہئے تمام اہل قبور کو السلام علیکم کہنا۔ اب سوال یہ ہے کہ بہت سے قبرستان ایسے ہیں جہاں (منکر) بھی دفن ہیں، مشرک بھی دفن ہیں، دہریے بھی دفن ہیں تو یہ دعا ان کو بھی لگے گی۔ اصل میں مومن کی طرف سے سب کو السلام ہی کہنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ یہودیوں کو بھی یہی دعا دیا کرتے تھے۔ آگے ان کی قسمت کہ ان کو یہ دعا لگے یا نہ لگے۔ اگر بدبخت ہوں گے تو یہ دعا ان کو نہیں لگے گی کیونکہ دعا قبول کرنا تو اللہ کا کام ہے۔ اس لئے بے دھڑک ہر قبرستان میں داخل ہوتے وقت یہ دعا کرنی چاہئے السلام علیکم یا اهل القبور۔ کوئی بعید نہیں کہ اس میں خدا کے کچھ نیک بندے بھی دفن ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے حق میں یہ دعا قبول فرما لے۔

قبرستان میں داخل ہونے کی ایک اور دعا جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ آپ کے ہاں جس رات بھی باری ہوتی تھی آپ رات کے آخری حصہ میں البقیع (کے قبرستان) کی طرف نکل جاتے تھے اور کہتے تھے: "اے مومن قوم کے گھر تم پر سلامتی ہو۔" اب یہاں ہر رات سے میرے خیال میں یہ مراد نہیں کہ لازماً ہر رات رسول اللہ ﷺ جایا کرتے تھے بلکہ بہت سی راتیں مراد ہیں۔ "اے مومن قوم کے گھر تم پر سلامتی ہو۔ اور تم پر وہ وقت آچکا ہے جو کل تمہیں دیئے جانے کا پختہ وعدہ تھا اور اللہ نے چاہا تو یقیناً ہم بھی تمہیں سے آملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع الغرقد کے رہنے والوں کو بخش دے۔" (مسلم کتاب الجنائز)

ان دعاؤں کے ذکر کے بعد اب میں آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود(۔) کے بعض اقتباسات اسی تعلق میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ الحکم جلد 12 نمبر 16 بتاریخ 2 مارچ 1908ء میں یہ درج ہے: "یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔

نیز فرمایا: "کلام الٰہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلاء کے طور پر ضرر یافتہ ہوں۔" ضرر یافتہ ابتلاء کے طور پر بھی ہوتے ہیں اور عذاب کے طور پر بھی ہوتے ہیں۔ تو فرمایا یہاں مضطر سے مراد صرف وہ ضرر یافتہ ہیں "جو ابتلاء کے طور پر ضرر یافتہ ہوں، نہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تختہ مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوحؑ اور قوم لوطؑ اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس اضطرار کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا۔" (دافع البلاء)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود(۔) "ایام الصلح" میں یہ تحریر فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بے قراروں کی دعا سنتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے امن یجیب

المضطر۔ پھر جبکہ خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیت اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کر سکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثار صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ بھی روحانیت نہیں۔ میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا جبکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صفت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے۔"

یہ مسئلہ بڑی وضاحت سے سمجھنے کے لائق ہے کہ دنیا میں کائنات پر 'اپنے نفس پر' آفاق پر غور کرتے ہوئے خدا کی ہستی کے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔ لیکن حق الیقین اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب اللہ بولے۔ آپ کو یقین ہو کوئی شخص گھر میں موجود ہے۔ دروازہ کھٹکھٹاتے رہیں' کھٹکھٹاتے رہیں مگر کوئی آواز نہ آئے تو گمان تو ہوگا کہ وہاں موجود ہے لیکن سو فیصدی یقین حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ جب دروازہ کھٹکھٹانے والوں کے جواب میں بولتا ہے اور ان کو خوشخبریاں عطا فرماتا ہے تو پھر ان کا یہ گمان کہ خدا ہے ایک سو فیصد یقین میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

یہ آخری اقتباس حضرت مسیح موعود(۔) کا ایک پنجابی مثل کے تعلق میں: "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا۔" مجھے یہ یاد پڑتا ہے کہ شاید یہ الہام بھی ہے حضرت مسیح موعود(۔) کا لیکن اس وقت قطعیت کے ساتھ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ "لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو' دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔" یعنی دعا میں انسان جس زندگی کی تڑپ کرتا ہے وہ موت اختیار کرنے کے بعد ملتی ہے۔ "اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں۔" یہاں الہام کا ذکر نہیں۔ "اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی (جو بجھی ہے) تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص 340)

یعنی اسے سمجھا دیتا ہے کہ کیوں یہ دعا قبولیت کے لائق نہیں۔ 'جواب دیتا ہے' کا دوسرا معنی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ زبانی بھی اس کو بتا دیتا ہے۔ محض اس کے دل کا رجحان نہیں ہوتا کہ دعا قبول ہو گئی۔ بلکہ زبانی بھی اللہ تعالیٰ اسے اطلاع دیتا ہے کہ ہاں میرے بندے تیری دعا قبول ہو گئی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 14 جولائی 2000ء)

اطلاعات و اعلانات

کلاس معلمین وقف جدید

○ ایسے نوجوان جو میٹرک پاس ہوں اور خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں وہ بطور معلم وقف جدید زندگی وقف کریں اور اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف اور مقامی صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ 15 نومبر 2000ء تک دفتر وقف جدید میں پہنچانے کا انتظام کریں۔ نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ تعلیم۔ میٹرک کی سند کی فوٹو کاپی۔ دینی تعلیم۔ عمر۔ تاریخ بیعت۔ جماعتی خدمت

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد طاہر محمود صاحب قائد مجلس ملتان چھاؤنی کو مورخہ 8۔ اگست 2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ارسلان طاہر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم کیپٹن محمد عبداللہ صاحب (مرحوم) کا پوتا اور رانا ذوالفقار علی خان صاحب (مرحوم) کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

نمایاں کامیابی

○ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہونہار احمدی نوجوان مکرم لقمان احمد طاہر صاحب ابن مکرم راجہ غلام حسین صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ نے ایم اے ابلاغیات اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے سالانہ امتحان 1999ء میں 909/1250 نمبر حاصل کر کے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے اور گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے شعبہ ہذا میں سے زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کا بھی نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

(محترمہ صابرہ بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم محمد اسحاق صاحب)

محترمہ صابرہ بی بی صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب سکنہ کوٹ لکھپت لاہور و دیگر ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد ۔قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 11/3 دارالیمن ربوہ رقبہ دو کنال میں سے ان کا حصہ 5 مرلہ 194 مربع فٹ ہے۔ یہ حصہ ہمارے بھائی مکرم منور احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ صابرہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
(2) مکرم منور احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم منیر احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم نثار احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم عمران احمد خان صاحب کارکن ماہنامہ انصاراللہ ربوہ کے خالو جان مکرم چوہدری عبدالباری صاحب ایڈووکیٹ گلشن عثمان رحیم یار خان شدید بیمار ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ معجزانہ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خاں
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86 - علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

خان نیم پلیٹس
معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ،
نیم پلیٹس، ڈائلز، سٹکرز، شیلڈز
اور بہت کچھ ... پرنٹ کرانا چاہیں
ٹاؤن شپ لاہور، فون: 51508?2
فیکس: ?123862 ای میل np_?k@yahoo.com

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب معاون ناظر مجلس کارپرداز ربوہ کی والدہ محترمہ سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید غلام احمد نثار ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مورخہ 11۔ اگست 2000ء بروز جمعۃ المبارک پی این۔ ایس شفا کراچی میں اپنے مولائے حقیقی کو جا ملیں۔ ان کا جسد خاکی کراچی سے ربوہ لایا گیا مورخہ 12۔ اگست 2000ء بروز ہفتہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں مکرم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز نے دعا کروائی۔

مرحومہ نہایت مخلص ملنسار اور غریب پرور تھیں۔ خلافت احمدیہ سے بے پناہ محبت اور عشق رکھتی تھیں۔ ایک لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ گھٹیالیاں کے فرائض ادا کئے۔ گاؤں کی اکثر بچیوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے روشناس کروایا۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے خاوند' 2 بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے نیز اللہ تعالیٰ تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 21 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
منگل 22۔اگست۔ غروب آفتاب۔ 6-48
بدھ 23۔اگست۔ طلوع فجر۔ 4-09
بدھ 23۔اگست۔ طلوع آفتاب 5-35

30۔دسمبر کو بلدیاتی الیکشن

چیف الیکشن کمشنر جسٹس (ر) عبدالقدیر چوہدری نے اعلان کیا ہے کہ 30۔دسمبر کو ملک کے 18۔اضلاع میں بلدیاتی الیکشن ہونگے۔ اس مقصد کیلئے انتخابی فہرستوں کی جانچ پڑتال شروع کر دی گئی ہے۔ ووٹرلسٹوں میں اندراج کا کام 5۔ستمبر تک مکمل کر لیا جائے گا۔ ابتدائی ووٹرلسٹیں 10۔ستمبر تک جاری کر دی جائیں گی اس کے بعد 11۔ستمبر سے 2۔اکتوبر تک گھر گھر جا کر پڑتال ہوگی۔ تصحیح شدہ فہرستیں 14۔ اکتوبر تک شائع ہونگی۔ ان پر اعتراضات 15۔اکتوبر سے 11۔نومبر تک سنے جائیں گے۔ حتمی ووٹرلسٹ 23۔نومبر کو جاری کر دی جائے گی۔ جانچ پڑتال کا کام ڈپٹی کمشنروں کے سپرد کر دیا گیا ہے فوج ان سے تعاون کرے گی۔

اضلاع جن میں الیکشن ہو گا

پہلے مرحلے میں جن 18۔ اضلاع میں الیکشن ہو گا ان میں پنجاب کے ڈی جی خان' سرگودھا' لیہ' مظفرگڑھ' راجن پور' بھکر' خوشاب' میانوالی۔ سرحد کے بنوں' لکی مروت' ڈیرہ اسماعیل خان' ٹانک۔ سندھ کے لاڑکانہ' شکارپور' جیکب آباد اور بلوچستان کے اضلاع گوادر' پنگور اور کیچ شامل ہیں۔

جاپانی وزیراعظم کی جنرل مشرف سے ملاقات

پاکستان کے دو روزہ دورے پر آئے ہوئے جاپانی وزیراعظم یاشیرو موری نے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سے غیر رسمی بات چیت کی۔ اسلام آباد پہنچنے پر جاپانی وزیراعظم کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ چیف ایگزیکٹو ہاؤس پہنچنے پر گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ جاپانی وزیراعظم نے کہا کہ میں پاکستان اور بھارت پر زور دوں گا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دیں۔

بینظیر تاحیات چیئرپرسن

پیپلزپارٹی آزاد کشمیر نے پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ میں ترامیم مسترد کر دی ہیں اور اسے انسانی حقوق کے منافی قرار دیا ہے۔ وزیراعظم آزاد کشمیر بیرسٹر سلطان محمود چوہدری کی صدارت میں سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی نے بینظیر بھٹو کے تاحیات چیئرپرسن رہنے کی توثیق کی اور کہا کہ اس ترمیم پر عمل درآمد سے وفاق کو شدید خطرات لاحق ہو جائیں گے۔

آئیڈیا دیں انعام لیں

حکومت نے کرپشن اور نااہلی کے خلاف تجاویز طلب کی ہیں۔ تجاویز دینے والے سرکاری افسروں کو 15۔ ہزار تک نقد انعام دیا جائے گا۔ وفاقی حکومت نے تمام سرکاری محکموں خودمختار اور نیم خودمختار اداروں میں سکیم بھجوا دی ہے۔

مجاہدین کے حملے 47 بھارتی ہلاک

مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں مجاہدین نے حملہ کر کے 47 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ فدائی گروپ نے افسر سمیت 8۔بھارتی فوجیوں کے گلے کاٹ ڈالے حرکت الجہاد کے فدائی گروپ نے درابہ کیمپ پر نصف گھنٹے تک آپریشن جاری رکھا۔ ان کے جانے کے بعد بھی خوفزدہ بھارتی فوج 5 گھنٹے تک ایک دوسرے پر فائرنگ کرتے رہے۔ سرن کوٹ میں مجاہدین نے آئی بی کے ایس پی او کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔

پاکستان نے نیوزی لینڈ کو ہرادیا

سنگاپور میں تین ملکی ٹورنامنٹ میں پاکستان نے سنسنی خیز میچ میں نیوزی لینڈ کو 12 رنز سے ہرا دیا۔ اعجاز احمد مین آف دی میچ رہے۔ اس میچ میں جو اہم کھلاڑی شریک نہیں ان کے نام یہ ہیں۔ وسیم اکرم' معین خان' انضمام الحق' ثقلین مشتاق اور شعیب اختر۔ کپتان وقار یونس ہیں۔

کنٹرول لائن پر بھارتی بنکرز

بھارت حکومت نے کنٹرول لائن پر بنکرز تعمیر کرنے کیلئے ایمرجنسی فنڈز ریلیز کر دیئے ہیں۔ بھارتی فوجیوں کی حفاظت کیلئے یہ بنکرز کپواڑہ باہ مولا سمیت کئی علاقوں میں بنائے جائیں گے۔

غیر مشروط مذاکرات کیلئے آمادگی

بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس نے مجاہدین کے ساتھ غیر مشروط مذاکرات پر آمادگی ظاہر کی اور کہا ہے کہ حزب المجاہدین کشمیری تنظیم ہے اسکے لوگ بھارتی شہری ہیں۔ ہم اپنے لوگوں سے بات کرتے ہوئے کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ انہوں نے دوردرشن سے انٹرویو میں کہا کہ پاکستان کے ساتھ مذاکرات سے قبل ہماری شرط ہے کہ وہ کشمیر میں عسکری جدوجہد کے خاتمہ کی ضمانت فراہم کرے۔

1971ء کے حالات پیدا ہونے کا خدشہ

بیگم کلثوم نواز نے کہا ہے کہ حکمرانوں کے کرتوت جاری رہے تو یقیناً 1971ء کے حالات پیدا ہونگے۔ عدلیہ آزاد نہیں۔ ججوں کو یرغمال بنا لیا گیا ہے ہر جگہ ریٹائرڈ جرنیلوں کو لایا جا رہا ہے۔ تمام ممالک نے ہمارے ریٹائرڈ جرنیل سفیر واپس بھیج دیئے جو شرمناک ہے۔

ستمبر کے بعد حملہ ہو سکتا ہے

ایک بھارتی اخبار نے لکھا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں تحریک آزادی کو دبانے میں ناکامی کے پیش نظر بھارت ستمبر کے بعد آزاد کشمیر پر حملہ کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں حتمی فیصلہ بھارتی وزیراعظم واجپائی اور امریکی صدر بل کلنٹن سے ملاقات کے بعد کیا جائے گا۔ واجپائی اس دورہ میں امریکی رائے عامہ کو ہموار کرنے کی کوشش کریں گے۔

امریکہ اور برطانیہ راضی

وزیر اطلاعات جاوید جبار نے کہا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ چھپائے گئے اثاثے واپس کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چیف ایگزیکٹو کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں۔ نئے بلدیاتی نظام میں رکاوٹیں ڈالنے والے کامیاب نہیں ہونگے۔

بینظیر اور زرداری کے خلاف ریفرنس

بینظیر بھٹو' بیگم نصرت بھٹو اور آصف علی زرداری کے خلاف ریفرنس سردخانوں سے نکال لئے گئے ہیں۔ 7 ریفرنسوں کی سماعت اگلے ہفتے شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سمن جاری کرنے کے بعد دائمی وارنٹ جاری کر دیئے جائیں گے۔

بی اے 3 سال میں امتحان دسمبر میں

صوبہ پنجاب کے وزیر تعلیم چوہدری اختر سعید نے بتایا ہے کہ حکومت ماضی کا تمام نصاب ختم کر کے کمپیوٹر کی تعلیم کو ابتدائی کلاسوں سے روشناس کروا رہی ہے۔ نئے پروگرام کے مطابق اب بی اے 3 سال میں ہو گا اور سالانہ امتحانات دسمبر میں ہوا کریں گے۔ موسم گرما کی تعطیلات صرف ڈیڑھ ماہ کی ہوا کریں گی۔

کینسر۔ خون کی خرابی۔ شوگر۔ بلڈ پریشر سے بچنے کیلئے حفاظتی طور پر
سچی بوٹی کی گولیاں
استعمال کریں۔
قیمت فی ڈبی -/20 روپے ڈاک خرچ -/30
ملنے کا پتہ : ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 212434 - 211434

تمام سوزوکی گاڑیاں کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں
منی موٹرز
54۔ انڈسٹریل ایریا گلبرگ III
لاہور فون 5873384, 5712119
ناغہ بروز جمعہ ۔ اتوار کو کھلی رہتی ہے

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ۔
فون نمبر 214510-04524
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837

لاہور میں احمدی بھائیوں کا اپنا پریس
سلور لنک پرنٹرز
کتب وزٹنگ کارڈ۔ لیٹرپیڈ۔ بروشرز شادی کارڈز کیلنڈرز
کلرفل ڈیزائننگ نیز ہر زبان میں کمپوزنگ کی سہولت موجود
بیرون ملک مقیم احمدی تاجر بھائیوں کیلئے پرنٹنگ میٹریل باہر بھجوانے کی سہولت
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور رائل پارک لاہور فون/فیکس: 6369887
E-mail: silverlp@hotmail.com

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائیٹر : رانا حبیب الرحمان

جائیداد برائے فروخت
اسلام آباد بلیو ایریا الیکٹرونکس مارکیٹ میں ایک یونٹ (دوکان + اوپن بیسمنٹ + 2 منزمائن آفس) جس کا 42000 ماہوار کرایہ آرہا ہے۔
برائے فوری فروخت
رابطہ ڈائریکٹ 051-242883
E.mail: zubair102@hotmail.com